Notification No. 521/2022

Date of Notification : 30/09/2022

Name : Asma

Topic : Urdu ke Aham Adabi Rasail : Ek Tanqeedi Mutalea (1947 - 1960)

Supervisor : Prof. Kausar Mazhari

Department : Urdu, Humanities & Languages, Jamia Millia Islamia, New Delhi

ABSTRACT

زبان وادب انسانی زندگی کے لیے ناگزیر ہے۔حالات حاضرہ سے باخبر رہنے کے لیے صحافت سے وابستگی اہم ہے۔صحافت کے ذیل میں اخبار اور رسائل وجرائد دونوں کا شمار ہوتا ہے۔اخبار کو عوامی یا عمومی زبان کے باعث صحافت اور رسالے کو مخصوص زبان وبیان اور علمیت کے لیے ادب یا ادبی صحافت سے منسوب کیا جاتا ہے مگر مجموعی طور پر یہ دونوں ایک دوسرے کے معاون ہیں۔

برصغیر میں رسائل وجرائد کا آغاز اخبارات کے دوش بدوش ایک مقصد ومشن کے مدنظر ہوا۔رسائل وجرائد کا بنیادی مقصد ادب کی ترویج واشاعت کے ساتھ قارئین کا دائرہ وسیع کرنا،قلم کاروں کو ایک معیاری پلیٹ فارم مہیا کرانا اور ادب کی آفاقی وجمالیاتی قدروں کی توضیح وتفہیم کے لیے راہیں ہموار کرنا ہے۔ادبی رسائل نے مختلف ادوار میں مختلف رنگ اختیار کیے۔ادبی وعلمی ہونے کے ساتھ ساتھ سیاسی وسماجی صورت حال اور ہمعصر ادبی منظرنامے کا بھی اثر رسائل کی نگارشات میں دیکھنے کو ملتا ہے۔

اردو کے ادبی رسائل وجرائد نے ابتدا سے ہی زندہ اور جاندار ادب کی پیش کش کے ذریعہ غربت وافلاس، جہالت وتنگ نظری،فرسودہ رسم ورواج اور سماجی قیود کے خلاف باقاعدہ جہاد کیا اور تعمیری وصحت مند ادب کی تشکیل کی۔سیکڑوں نئے لکھنے والوں کو قارئین سے متعارف کرایا، بیشتر ادیب وشخصیات نے ان رسائل کے ذریعہ ہی شہرت وبلندی حاصل کی۔اردو کے بے شمار ادیب مثلاً محمد حسین آزاد،حسرت موہانی،ابوالکلام آزاد،نیاز فتح پوری، فانی بدایونی، پطرس بخاری، اختر شیرانی، وزیر آغا،علی سرار جعفری، فیض احمد فیض، جوش ملیح آبادی، میراجی، اخترالایمان، منٹو، بیدی، عصمت چغتائی، پریم چند، قرۃ العین حیدر، کلیم الدین احمد، قاضی عبدالودود، وغیرہ بے شمار ادیبوں سے قارئین آشنا ہوئے۔ بہت سی شاہکار معرض وجود میں آئیں۔بہت سے ادیب جو آج بلندیوں پر فائز ہیں رسالوں نے ہی انہیں عزت وتوقیر کے منصب پر فائز کیا۔

رسالوں کے ذریعہ ہی مختلف ممالک کے حالات وواقعات، ادب اور ان ممالک کے درمیان تہذیبی اور لسانی رابطے کی راہ بھی ہموار ہوئی اور اردو کی مختلف تحریکات ورجحانات مثلاً علی گڑھ تحریک، رومانوی تحریک، ترقی پسند تحریک، حلقہ ارباب ذوق، جدیدیت اور مابعد جدیدیت کی تحریک ورجحان کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان کے فروغ وارتقا میں اہم کردار ادا کیا۔مختصر یہ کہ اردو کے ادبی رسائل وجرائد نے اپنے مواد وموضوعات، مضامین اور شعری وادبی نگارشات کے ذریعہ ہر سطح پر اردو کی آبیادی کی اور بدلتے وقت کے ساتھ بے شمار کامیاب وناکام تجربات ومشاہدات کیے اور ہمعصر صورت حال سے واقفیت بہم پہنچائی۔

میرے موضوع کا انتخاب ''اردو کے اہم ادبی رسائل ایک تنقیدی مطالعہ 1947 تا 1960 '' (ہندوستان کے حوالے سے) طے پایا- میں نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے کو پانچ ابواب میں منقسم کیا ہے:

پہلا باب ''ادبی رسائل تعارف، ضرورت اور اہمیت'' ہے۔اس باب میں صحافت بالخصوص ادبی صحافت کی مختصر تاریخ، رسائل وجرائد کے آغاز وارتقا، اخبارات ورسائل کے مابین فرق وامتیاز اور رسائل وجرائد کی ضرورت واہمیت کو ظاہر کرتے ہوئے ابتداء تا 1947 اور آزادی کے بعد سے 1960 تک شائع ہونے والے اہم ادبی رسائل بالخصوص

20 رسائل کا انتخاب کیا ہے جن میں رسالہ نگار، آج کل، اردو ادب، نوائے ادب، شاعر، جامعہ، معیار، تعمیر، سہیل معاصر، نیا ادب، نیا دور، تحریک، شاہراہ، سب رس، صبا، علی گڑھ میگزین، ہندوستانی ادب، فروغ اردو، اور سوغات کا بھرپور تعارف اس طور پر پیش کیا ہے کہ ان رسائل کی تعریف، تاریخ اجراء، زمانۂ اشاعت، وقفہ اشاعت، مدیران اور رسالے کے دیگر مشمولات ومواد کے ساتھ ہی ان رسائل کی ضرورت واہمیت بھی واضح ہوگئی ہے ساتھ ہی اس کا اندازہ بھی ہوجاتا ہے کہ کن عناصر اور مقاصد ومنشی کے تحت یہ ادبی رسائل معرض وجود میں آئے۔

باب دوم ''اردو ادبی رسائل کے اداریے تعارف اور قدر وقیمت'' پر مشتمل ہے۔ اس باب میں اداریہ نگاری کی مختصر تاریخ اور آغاز وارتقاء کے تذکرے کے ساتھ اس بات کا جائزہ لیا ہے کہ ادبی رسائل کے اداریے 'اخبارات' کے اداریے سے کس طرح مختلف ہیں اور ان اداریوں میں کن مباحث وموضوعات کو اٹھایا گیا ہے اور عصری زندگی سے ان کا کیا تعلق رہا ہے۔ نیز ان اداریوں کی قدر وقیمت کیا ہے۔

باب سوم ''سہ ماہی اور سالانہ ادبی رسائل کی شعری نگارشات افسانے اور مضامین پر مشتمل ہیں۔ اس باب میں تین ذیلی عناوین قائم کیے گئے ہیں۔ پہلے حصے میں سہ ماہی اور سالانہ ادبی رسائل اردو ادب، نوائے ادب، سوغات اور علی گڑھ میگزین کا تعارف کراتے ہوئے اس میں شائع ہونے والی شاعری (نظم، غزل، قطعات، رباعیات، دوہے، گیت اور حمد ونعت وغیرہ کا مجموعی جائزہ لیتے ہوئے ان کی اہمیت وافادیت کو واضح کیا گیا ہے جس سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ شاعری میں موضوعات وہیئت کے اعتبار سے کیا کیا تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں نیز ان تخلیقات نے ادب کے کن رجحانات ورویے کو پروان چڑھایا اور کس طرح ہمعصر منظرنامے کی عکاسی کی، وغیرہ۔ دوسرے حصے میں رسائل میں شائع ہونے والے افسانوں کا مجموعی جائزہ لیتے ہوئے کچھ اہم افسانوں کا تنقیدی وتجزیاتی محاکمہ کیا گیا ہے تیسرے حصے میں رسائل میں شامل مضامین کا مطالعہ وتجزیہ پیش کیا گیا ہے اور ان کے اہم امور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

باب چہارم میں ماہانہ ادبی رسائل کی تخلیقات کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ اس میں بھی نظم وغزل کے ساتھ افسانے ومضامین شامل ہیں۔ اس باب میں بھی تین ذیلی عنوانات طے کیے گئے ہیں۔

پہلے حصے میں 16 ماہانہ ادبی رسائل نگار، آج کل، سہیل، معیار، معاصر، شاعر، تعمیر، نیا ادب، نیا دور، شاہراہ، سب رس، ہندوستانی ادب، فروغ اردو، تحریک، سہیل، اور صبا میں شائع ہونے والی شعری نگارشات مثلاً غزل، نظم، قطعات، گیت، دوہے، حمد ونعت وغیرہ کا تفصیلی مطالعہ کیا گیا ہے اور ان کی قدر وقیمت بھی واضح ہوجائے۔ دوسرے حصے میں ماہانہ رسائل میں شائع ہونے والے افسانوں کا مجموعی محاکمہ پیش کیا گیا ہے اور ان کے حدود میں کچھ اہم افسانوں کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔ ان میں حقائق ومعارف کی وضاحت پیش نظر رکھی گئی ہے۔ تیسرے حصے میں ماہانہ رسائل میں شائع ہونے والے مضامین کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ان مضامین کی ادبی اہمیت وافادیت کو عیاں کرتے ہوئے ان پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔

باب پنجم ان حقائق کے بیان پر مشتمل ہے کہ 'اردو شعر وادب کے فروغ میں ادبی رسائل کا کیا کردار رہا ہے' اس پر مدلل ومفصل بحث کی گئی ہے اور اس بات کو بھی واضح کیا گیا ہے کہ ادبی رسائل نے اپنی تخلیقات کے ذریعہ کس طرح اردو ادب کو فیض پہنچایا۔ آخر میں پیش کردہ حاصل مطالعہ اس پورے پس منظر کی تلخیص ہے جو درج بالا سطور کی روشنی میں متشکل ہوا ہے۔

مذکورہ رسائل کے مجموعی جائزے کے بعد اردو شعر وادب کے فروغ وارتقا میں رسائل وجرائد کی اہمیت وافادیت کا علم ہوتا ہے بلکہ بہت سی ایسی باتیں بھی گوشہ گمنامی سے منظر عام پر آئی ہیں مثلاً کون سا رسالہ کب جاری ہوا؟ کب تک جاری رہا، اس کے مدیران اور ان کا تشخص کیا ہے! کس رسالے کی کیا پالیسی رہی ہے، کن رجحانات وتحریکات، مضامین و موضوعات کو ان رسائل کے ذریعہ فروغ ملا، عصری حالات وواقعات کی جھلکیاں کس حد تک ان رسالوں میں نمایاں ہوئی ہیں۔ ان رسائل میں کس قسم کی شعری ونثری نگارشات کا غلبہ رہا نیز تحقیقی وتنقیدی مضامین ومقالات کی کیا نوعیت تھی اور اردو شعر وادب کے فروغ میں ان ادبی رسائل کا کیا کردار رہا وغیرہ۔ ان تمام نکات پر اپنی سطح پر بھرپور اور مدلل مذاکرے کی کوشش کی گئی ہے اور اس امکان کو بروئے کار لایا گیا ہے کہ اس موضوع پر ایک خاص نقطہ نظر قائم کیا جاسکے اور صحیح معیار ومزاج کا تعین ممکن ہوسکے۔ پھر بھی بہت سے گوشے اور پہلو تشنہ رہ گئے ہیں جن پر مزید تحقیقی کام کی ضرورت ہے۔

،